معذرت مضمون مندرجہ ذیل کیوجہ سے خلافت اور امامت کا مضمون آئندہ ہفتہ پر ملتوی رہا۔ (ایڈیٹر)

صمصام صمدیہ پر ریویو

ہر کس از دستِ غیر نالہ کند
سعدی از دستِ خویشتن فریاد

گو ابتدائے اسلام سے دشمنوں نے اسلام پر ہر طرح کے حملات کئے اور کرتے ہیں۔ مگر اسلام کی فولادی دیوار سے ہمیشہ سر ٹکراتے اور کھسیلاتے رہے۔ اسلام کی حدود اربعہ کی حفاظت نے اونچے حملوں کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا اس لئے اسلام کو اُن سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ ہاں بیرونی دشمنوں سے تو محفوظ رہا۔ مگر اسکے چھپے رستم اندر کے دشمن اسکو گو بظاہر نقصان نہیں پہنچا سکے تاہم اس میں شک نہیں کہ اسکی نورانی ہیئت کو ایسا بدل دیا کہ گویا ایک رومی خوش شکل صورت سے حبشی سیاہ فام نظر آنے لگا۔ باوجودیکہ اسلام کا کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ ہی تمام خرابیوں کے لئے بیخ کن ہے مگر جب نفسانیت اور انانیت آجائے تو بقول ؎ چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد۔ اُس کلمہ کو بھی کوئی نہیں سنتا۔

ایک زمانہ تو مسلمانوں پر وہ تھا کہ قرآن و حدیث سے بے خبر تھے۔ ہندوستان بھر میں کہیں بڑے بڑے کتبخانوں میں چند نسخے قلمی صحیح بخاری کے ہوتے تھے۔ اب یہ زمانہ ہے کہ ہر ایک شہر۔ قصبہ۔ گاؤں میں نہ صرف متن بخاری ملتی ہے بلکہ با ترجمہ میسر ہے مگر افسوس کہ اس علمی ترقی نے مسلمانوں کو اتنا فائدہ نہ دیا جتنا چاہئے تھا۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

اس شومی قسمت کا پہلا اثر یہ ہوا کہ انہوں نے خلاف منشا خداوندی اور خلاف مرضی رسالت پناہی اپنی اپنی طرف سے خیالات۔ معتقدات اور عبادات ایجاد کئے جنکو عام طور پر ہمارے ناظرین جانتے ہیں۔ مگر ہم بھی آج رسالہ مندرجہ عنوان سے بطور نمونہ کچھ ان کو سناتے ہیں۔

اور شہروں میں بھی ان خیالات کے لوگ ہونگے مگر امرتسر کو بریلی۔ بدایوں کے بعد یہ فضیلت ہے کہ یہ شہر جیسا کہ سکھوں کا ایک بڑا مندر اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہزاروں ہندو بت پرست اس میں رہتے ہیں۔ اسی کے قریب قریب شاتن دہری مسلمان بھی بکثرت اس میں پائے جاتے ہیں۔ اسی لئے اس شہر سے آئے ... کوئی نہ کوئی رسالہ اس قسم کے خیالات کا نکلتا رہتا ہے جسکا مختصر مضمون ... ہوتا ہے کہ ؎

خدا ... اور بزرگوں سے بھی کہنا		یہی ہے دین یارو اس کو لینا

... شاتنی مسلمانوں نے آجکل ایک رسالہ نکالا ہے جسکا نام ہے صمصام صمدیہ ہے۔ اس کے مضامین کی فہرست یہ ہے:۔

(۱) ... شیشہ (۲) نذر و نیاز۔ (۳) بیعت مستورات۔ (۴) عرس شریف (۵) ... اولیاء اللہ و تصرف ایشاں (۶) شیئاً للہ۔ (۷) علم غیب۔

اس ... ریویو میں تمام مضامین پر بحث کرنے سے تو ہم قاصر رہتے ہیں ... چنداں اس کی ضرورت ہے۔ صرف ایک دو مسئلوں ... اہلحدیث ... کا نمونہ دکھا...

مصنف ... مسئلہ استمداد اولیاء کے ثبوت میں لکھتا ہے اور لطف یہ ہے کہ آیت سے ثبوت دیتا ہے مگر منکرین بھی عجیب کیشدی کے ہیں ایک نہیں سنتے سنئے آپ لکھتے ہیں:۔ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (خیریت سے اسکا ترجمہ ان لفظوں میں کرتے ہیں) اے ایماندارو! میری اُس مخلوق سے مدد طلب کرو جسکو تم روزہ (مولانا! روزہ کسکا ترجمہ ہے؟) اور نماز کہتے ہو۔ (پھر آپ بہت ہی بڑی کوشش سے بطریق مجتہدانہ اس نتیجہ پر اپنے اتباع کو اطلاع دیتے ہیں کہ) پس ثابت ہوا کہ نیک مخلوق سے مدد لینا جائز و مامور ہے" صفحہ ۶۱ (مولانا! یہاں جائز ہی لکھا۔ امر تو وجوب کو چاہتا ہے۔ فرض اور واجب سے کیوں تنزل کیا؟)

واہ واہ! مولانا کی دلیل تو صاف قرآن شریف سے نکل آئی۔ مگر واہ رے وہابیو! تم لوگ قرآن سے بھی منکر ہو۔ اسی لئے تو مولانا اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں ؎ "شامتِ اعمالِ آنکل وہابیہ گرفت"

واقعی آپ کی بداعمالی انتہا کو پہنچ گئی ہے اسلئے خدائے غیور کیطرف سے سزا کا نزول شروع ہوگیا۔ آپ کی اس آیت لکھنے سے مجھے ایک قصہ یاد آیا۔ جو میرے ایک دوست نے بیان کیا تھا کہ میں ایک تکیہ میں گیا۔ وہاں ایک ... تشریف فرما تھے وہ کسی کا ... حقہ نہ پیا کرتے تھے جو کوئی ... وہ بڑے غصے سے اسے دھتکارتے اور یہ کہتے اِنَّ اللّٰہَ ... عَلِیْمٌ جس کے ... اُس کے مخاطب سمجھتے کہ شاید اس آیت میں حقہ پینا منع ہوگا ...

اسکی یہ نبض پہچان لی اور ایک جوٹھا حقہ لیکر اُس کے منہ سے لگا دیا اور کہا پیا کیوں نہیں؛ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ" حالانکہ نہ سمیع علیم کا وہ مطلب تھا نہ علیم قدیر کا یہ مفہوم تھا۔ صرف ہم دونوں کی ایجاد تھی۔

یہی حال اس مولانا بارلٹ کا ہے کہ جو مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں ان آیات قرآنی کو سے کرتے ہیں اسکی تو ہم بھی داد دیتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی کم عقلمند موجود ہیں۔

ہمارے اہل علم ناظرین آیت کے یہ معنے سنکر متعجب ہوتے ہونگے مگر انکا تعجب کتاب مراح الارواح کا دیباچہ دیکھنے سے رفع ہو جائیگا۔ مصنف کتاب مذکور نے قاعدہ کلیہ کہا ہے کہ یطعن فی الروایا دخو غائر وھا یعنی جو لوگ صرف نحو و دیگر علوم عربیہ سے خالی ہوتے ہیں وہ کے معانی بیان کرنے میں ٹھوکریں کھایا کرتے ہیں۔

نہیں۔ کیونکہ آپ کی تحصیل تو ماشاء اللہ صرف میر ...[illegible] تو اُن مفتی صاحب پر ہے دہنکا ذکر آگے آتا ہے) جو باوجودیکہ رات دن اَنَا خَیْرٌ کا وظیفہ رٹتے ہیں۔ پھر بھی ایک ایسے بے علم مصنف کی کتاب پر اپنے لکھدینے کو فخر جانتے ہیں۔

خیر بہر حال اب سنئے آپنے اس آیت میں کہانتک تحریف کی ہے۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ استعانت کا لفظ اپنے مفعول بہ کی طرف بغیر (ب) کے منسوب ہوتا ہے مثلاً کہا کرتے ہیں اِسْتَعَنْتُہٗ میں نے اس سے مدد چاہی۔ اسی طرح اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل مقدم بغیر (ب) کے آئی ہے اسی کو اس کے مفعول بہ کو مستعان کہتے ہیں نہ مستعان بہ۔ قرآن شریف میں ہے رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ۔ اور اس کے ساتھ جس اسم پر (ب) جارہ ہو وہ مفعول بہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ آلہ اور ذریعہ ہوتا ہے۔ پس آیت کے معنے حسب قواعد عربیہ اور شہادت قرآن یہ ہوئے کہ "اے مسلمانو! صبر اور نماز کے ساتھ خدا سے مدد چاہا کرو" چنانچہ اُستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے "مدد جوئید در تحصیل ثواب آخرت بصبر و نماز" دیکھئے از صبر اند۔ قوا... کہا مطلب یہ کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہونچے تو صبر کرو اور نماز پڑھا کرو خدا کیا کرو وہ ضرور تمہاری مدد کریگا۔ چنانچہ اس آیت کے ساتھ ہی متصل یہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ خدا تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے یعنی وہ ضرور ایسے صابروں کی مدد کریگا۔

مولانا بارلٹ کے ممدوح اور مفتیو! دیکھا جن فضلا کو آپ صفحہ ۹ پر حقارتاً "فضلاء سارٹیفکیٹ" کہتے ہو۔ وہ سارٹیفکیٹ یہی تو ہے جس سے آپ لوگ محروم ہیں اور جسکے انگور دس کی بابت کھٹا کہتے ہیں۔ آہ ۔

عشق بازی تو ۔ جانتے اور ہمہ دان ہیں | نا سمجھ کہتا ہے ناصح تونے کیا سمجھا نہیں

اچھا مولانا! بتلائیے کہ ہم آپ کے حسب منشا آیت پر عمل کریں تو کس طرح کریں۔ یہ کہیں کہ صبح شام کم از کم سو دانہ کی ایک تسبیح پڑھا کریں کہ یا صبر امدد نی۔ یا صلوٰۃ اعینینی (اے صبر میری مدد کر۔ اے نماز میری اعانت کر)؟ بتلائیے تو کبھی آپنے بھی اس آیت پر عمل کیا؟ واہ مولانا! سچ ہے ۔

گر تو قرآن بریں نمط خوانی | ببری رونق مسلمانی

کیا ایسی دیانت اور لیاقت پر علماء کرام کے نام اس طرح لیا کرتے ہو؟ کہ "کتابیں مسئلہ پر بڑے بڑے غیر مقلدین مثل اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں خرم علی نے نصیحۃ المسلمین میں غلام علی امرتسری نے اثنا عشریہ میں۔ ثناء اللہ نے مذہب اہلحدیث میں تردیدیں لکھی ہیں" صفحہ ۶۵۔

مصنف رسالہ سے تو ایسی گستاخی اور تعلی کے الفاظ کچھ تعجب انگیز نہیں تعجب تو انکے مفتی صاحب سے ہے جنکی بے معنے تقریظ بڑے فخر سے اخیر رسالہ میں لگائی گئی ہے کہ وہ خود تو اپنے رسالہ مولود وغیرہ میں مولانا اسمٰعیل دہلوی مرحوم کو شہید لکھتے ہیں لیکن جب کوئی نا اہل انکی ہتک کرتا ہے تو اُس کے ساتھ بھی ہو جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے لقب (مفتی) میں (ی) اسم فاعل کی نہیں بلکہ نسبت کی ہے یعنی مفت کے نوکر یا مفت خورے۔ آپ کا اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ الراجی الی رحمۃ اللہ لکھنا بھی یہی جتلا رہا ہے کہ آپ خیر سے واقعی پہلے معنے ہی کے مفتی ہیں۔

دوسرا مسئلہ قابل نمونہ علم غیب ہے اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ:-

"خلاصہ یہ ہے کہ مومن کو یہ یقین کرنا واجب ہے کہ خدا عالم الغیب بالذات و بالاستقلال ہے اور اس کے انبیاء و اولیاء عالم غیب بالواسطہ و غیر مستقل ہیں" صفحہ ۶۶

حالانکہ اس خبط کا رد خدا تعالیٰ نے جن صاف اور سیدھے لفظوں میں کیا ہے شائد ہی کسی کفری اور شرکی بات کا کیا ہو۔ صاف ارشاد ہے:- وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

لہ اس لفظ کی غلطی ہم بتلانا نہیں چاہتے۔ علم ادب کے واقف خوب جانتے ہیں ہمارا روئے سخن نہیں۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ ۔ مگر اس کا مطلب بتلانے سے پہلے رسالہ مذکورہ کے مفتی (یعنی اول) کو سمجھانے کے لئے ایک منطقی قاعدہ کہتے ہیں۔ مفتی صاحب! سنئے! انتفاء التالی یستلزم انتفاء المقدم جسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ لازم کے انتفاء اور انعدام سے ملزوم کا انتفا اور انعدام ثابت ہوتا ہے یعنی اگر ثابت ہو جائے کہ اسوقت اجالا نہیں بلکہ سخت گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے۔ تو ثابت ہوگا کہ جس جس چیز سے اجالا ہوتا ہے اُنمیں سے اسوقت کوئی بھی نہیں۔ خواہ سورج ہو یا چاند مشعل ہو یا دیا۔ سب کا انعدام لازم آئیگا۔ یعنی سمجھا جائیگا کہ اندھیرے کیوقت انمیں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ پس اب سنئے آیت کریمہ کے معنے۔ رب العالمین اپنے رسول پاک کو فرماتا ہے "اے میرے نبی! تو انسے کہدے کہ اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو بہت سی بھلائی اپنے لئے جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہوتی" یعنی مجھکو تکالیف کا پہنچنا اور آفات ارضی وسماوی سے بڑا بر حصہ دار رہنا ہی تبلا رہا ہے کہ علم غیب مجھ میں نہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس کلام ہدایت نظام میں اللہ تعالیٰ نے علم غیب کے لئے استکثار خیر وغیرہ کو لازم قرار دیکر اسکی نفی کی ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ استکثار خیر وغیرہ یعنی آئندہ کے منافع کا جمع کر لینا اور مضرات سے بچنا جیسے مستقل اور بالذات غیب دانی کو لازم ہے۔ غیر مستقل اور بالواسطہ غیب دانی کو بھی لازم ہے۔ کیونکہ استکثار خیر علم پر متفرع ہے۔ اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے ؎

لو ان سد ورا الفعل یبلدن للفتی

کاعقابہ لہ تلفہ یتسندم

یعنی اگر آئندہ کے واقعات انسان کو معلوم ہوں تو کبھی ندامت نہ اُٹھائے پس جبکہ رب العالمین نے لازم عام کی نفی کر دی تو ملزوم (علم غیب) (اقسام) خود ہی معدوم ہو گیا۔ والا فاین التلازم؟

اہلحدیث کو حدیث نفس کے پیرو کہنے والو! ہماری اس تقریر کو سمجھی ہو؟

آہ ؎ ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم

لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

اسی لئے فقہا رحمہم اللہ نے بالاجماع لکھا ہے کہ جزم الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب (شرح فقہ اکبر) یعنی جو کوئی کہے کہ پیغمبر خدا غیب جانتے تھے۔ علماء حنفیہ اُسکو کافر جانتے ہیں۔ اسی کی تائید میں دیکھو فتاویٰ عالمگیری۔ قاضیخان وغیرہ۔

ہم نے رسالہ مذکورہ کو بغور دیکھا کہ کہیں فقہا پر بھی ان اقوال کی وجہ سے وہابیت کا ٹیکہ لگایا ہے یا نہیں مگر افسوس کہ تمام رسالہ میں ان اقوال کو بڑی گوشت کی طرح چھوا تک نہیں اور ان اقوال کے پاس سے یوں نکل گئے کہ گویا خبر ہی نہیں۔ ... لئے یہی دو مسئلے کافی ہیں جن پر باقی رسالہ کو قیاس کر سکتے ہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

مختصر یہ کہ رسالہ مذکورہ شائع ہوکر مسلمانوں کے لئے تو مؤید ہے مگر عربی اور... دینی اسلام کا بیخ کن ہے۔ خدا اسکے مصنف کو اسکا بدلہ دے۔ اخبار کا کالم زیادہ ریویو کی اجازت نہیں دیتا۔ ورنہ ناظرین کو مصنف اور خود ساختہ مفتی صاحب... کی لیاقت اور ذہانت کے کرشمے اور بھی دکھا دیئے جاتے

ورنہ با تو ماجراہا داشتیم ... گفتگو کہ چند از درویشی نبود

فیصلہ آرہ کے متعلق ایک سچا خواب

(از مولوی نور محمد صاحب امرتسر۔ تالاب ...)

میں بحمد اللہ اُس حدیث سے واقف ہوں جس میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا خواب بنانا سب جھوٹوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے ۸ ذی الحجہ مطابق ۳ فروری شب کے تین بجے قریب صبح کے خواب دیکھا کہ جناب سرورکائنات مع خلفائے اربعہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین حالت احرام میں ایک جگہ تشریف فرما ہیں اور حضرات علماء کرام یعنی مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ حافظ عبد العظیم صاحب دیلوری۔ جناب مولانا ابو عبد اللہ غلام العلی صاحب امرتسری۔ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی اور جناب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور خاکسار بھی وہاں احرام کی حالت میں ہیں۔

میں نے جناب مولوی غلام العلی صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپنے فرمایا کہ ایام حج ہیں اور جناب رسالتمآب تشریف فرما ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہاتھ میں اپنی تفسیر القرآن عربی ہے۔ میں نے ... غلام العلی صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ اس تفسیر کے متعلق بہتر ہے آپ اسوقت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرا ئیں... مولوی صاحب ممدوح نے وہ تفسیر رسالتمآب کی خدمت میں پیش کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ

سلہ ... وزقیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ ۔ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل (۱۲)

ahmadimuslim.de

یہ اب کوئی جھگڑا نہیں رہا - علماء آرہ نے بڑی دیانتداری سے فیصلہ کیا ہے کہ مصنف کو اہلحدیث سے خارج کیا"

اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسی تفسیر کی برکت سے مصنف پر مہربانی کی ہے - اتنے میں دیکھا کہ ایک تخت مزین اور مرصع سے آیا جس پر جناب سرور کائنات مع صحابہ کبار کے بیٹھ گئے اور حضرات کرام یعنی مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی - مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی مولوی غلام العلی صاحب امرتسری اور جناب حافظ عبد العظیم صاحب نے چاروں پائے اس تخت کے پکڑ لئے اور اوپر کو اڑ گئے - اتنے میں بارش کی آواز سے میری نیند کھل گئی * واللہ علی ما اقول شہید۔

فیصلہ صاحب جج بہادر پٹنہ

دربارہ مقدمہ مابین اہلحدیث وحنفیہ بابت مسجد محلہ کبیر ٹولہ ومسجد محلہ محمد پور شاہگنج ضلع پٹنہ

مرسلہ جناب منشی عبد الرحیم صاحب از دانا پور محلہ نکسوں۔

اگرچہ بفضلہ تعالیٰ چیف کورٹ - ہائیکورٹ - پریوی کونسل - لنڈن وغیرہ میں ہمیشہ سے جماعت اہلحدیث کو مقدمات میں فتوحات ہوتی رہی ہیں جنکا مجموعہ ایک رسالہ کی صورت میں چھاپا گیا ہے جسکا نام فتوحات اہلحدیث ہے مگر چونکہ یہ فیصلہ اُن ہی فیصلوں کا نتیجہ ہے - نیز اس مقدمہ کی بابت ایک حنفی مولوی صاحب ساکن ضلع پٹنہ نے فرمایا تھا کہ حنفی ہمیشہ سے مقدمات میں شکست کھاتے رہے ہیں مگر ابکی دفعہ پٹنہ کے مقدمہ میں امید ہے کہ فتح ہوگی - اسلئے فیصلہ ہذا درج کیا جاتا ہے - (اڈیٹر)

اپیل بنارا ضی فیصلہ بابو جے پرشاد پانڈے منصف دوئم پٹنہ - تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء اپیل نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۹۰۵ء - اپیل نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۹۰۵ء -

نمبر ۱۰ مدعیان اپیلانٹان - وشیخ ہدایت اللہ وغیرہ مدعیان اپیلانٹان -

اپیل نمبر ۱۰۳ محمد عبد السبحان وغیرہ بنام مدعا علیہم رسپانڈنٹان -

اپیل نمبر ۱۰۴ محمد عبد الکریم وغیرہ مدعا علیہم رسپانڈنٹان -

منجانب اپیلانٹان مسٹر مانک و بابو گنگا دہر و بابو شام لال وکلاء -

ومنجانب رسپانڈنٹان بابو ابیناس چندر گھوس و سید غلام قادر وکلاء -

فیصلہ | یہ دو اپیل جو مقدمہ میں ہے جسکو عدالت ماتحت نے ایکساتھ تجویز کیا ہے - دونوں مقدمہ میں فریق مختلف ہیں - سوائے عبد الکریم کے جو دونوں مقدمہ میں مدعا علیہ ہے - فریق مختلف فرقہ کے مسلمان ہیں - مدعیان اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور یہ دعویٰ ہے کہ فرقہ سنی میں ہیں - مدعا علیہم لوگ سُنی فرقہ حنفی کے ہیں اور اس ملک کے زیادہ تر مسلمان اسی فرقہ کے ہیں -

دونوں مقدمہ میں اول زیر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا مسلمانان فرقہ مدعیان کو حق نماز پڑھنے کا مسجد متنازعہ میں ہے یا نہیں - اگر ہے تو کس قدر ہے - منصف کی ڈگری بحق مدعا علیہم ہے - مدعیان نے اپیل اس ڈگری کی کی ہے - میں نے تجویز میں اسکو کچھ وقت صرف کیا ہے اسوجہ سے نہیں کہ بعد بحث سننے کے ہمکو کچھ شبہ تھا کہ کیا فیصلہ ہونا چاہیئے - بلکہ اسوجہ سے کہ لایق وکیل نے مدعا علیہم کے ہمکو ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب انڈین مسلمان پڑھنے کے لئے کہا تھا جسکو ہمنے پڑھ ڈالا ہے - بارہ ایشو اسی مقدمہ میں عدالت ماتحت نے تنقیح کیا ہے - جس میں سے ایشو مفصلہ ذیل بحق مدعیان عدالت ماتحت نے فیصل کیا ہے -

نمبر ۱ - آیا کورٹ فیس ادا کردہ مدعیان کافی ہے یا نہیں -

نمبر ۲ - آیا یہ سب مقدمات قابل تجویز عدالت دیوانی ہیں یا نہیں -

نمبر ۳ - آیا یہ سب مقدمات اسی عدالت میں قابل چلنے کے ہیں یا نہیں اور آیا دفعہ ۴۲ و دفعہ ۵۴ قانون داد رسی مانع سماعت مقدمہ ہذا ہے یا نہیں -

نمبر ۸ - آیا مقدمات مذکورہ میں نقص فریق و تعدد دعویٰ ہے یا نہیں -

نمبر ۹ - آیا مقدمات مذکورہ میں تمادی متوثر ہے یا نہیں -

اِن سب ایشو کے تجویز کی کوئی ضرورت نہیں ہے چونکہ مدعا علیہم نے کوئی کراس اپیل نسبت اس کے نہیں کیا ہے - البتہ ایشو میں ایشو نمبر ۴ کا یہ منشا ہے کہ آیا مدعیان کو وجہ نالش ہے یا نہیں - ایشو نمبر ۵ و نمبر ۶ و نمبر ۷ و نمبر ۱۰ میں اصل امر تجویز طلب ہے - ایشو نمبر ۱۱ نسبت اُس رواج کے ہے جسکی نسبت مدعا علیہم کا بیان ہے کہ پٹنہ میں ایسا رواج ہے - ایشو نمبر ۱۲ نسبت اس امر کے کہ آیا مدعیان کو دادرسی کرنا خلاف پبلک پالیسی کے ہوگا یا نہیں - ہم ان سب کو سلسلہ وار تجویز کرینگے -

ایشو نمبر ۴ حسب ذیل ہے - آیا مدعیان کو کوئی وجہ نالش بمقابلہ مدعا علیہم خاصکر بمقابلہ عبد الکریم مدعا علیہ کے ہے یا نہیں - ایک مقدمہ میں یعنی مقدمہ نمبر ۱۰۴ اپیل نمبر ۱

ahmadimuslim.de

میں وہ نالش مبنی ہے اور اس واقعہ سے جو محمد پور شاہ گنج کی مسجد میں بتاریخ یکم مئی ۱۹۲۹ء کو ہوا تھا۔ نسبت اسکو استغاثہ قربان علی یکے از مدعیان نے عدالت فوجداری میں کیا تھا۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے کہ قربان علی کا استغاثہ نسبت اُس واقعہ کے تھا جو آٹھ یا نو بجے رات کیوقت ہوا تھا جسکی نسبت کوئی ذکر مقدمہ ہذا میں نہیں کیا گیا ہے۔ قربان علی نے استغاثہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکو اور اسکے اہل فرقہ کے ساتھ تین چار روز سے مسجد میں نماز پڑھنے میں مزاحمت ہوتی ہے۔ قربان علی کا یہ مطلب ہوگا کہ تین چار روز قبل یکم مئی کے اور نیز یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ تین چار روز قبل آٹھ بجے شب اُس تاریخ کے کہ عرضی میں اس مقدمہ کے یہ بیان ہے کہ مدعیان کے ساتھ مزاحمت نماز پڑھنے میں ہوئی اور مدعی عبد الرحمن اپنے اظہار میں اس مزاحمت کو بیان کرتا ہے جو شام کے وقت یکم مئی کو ہوا تھا۔ سوائے عبد الکریم کے کل مدعا علیہم کو جنکا یہ بیان ہے کہ ہمکو کوئی سروکار اس معاملہ سے نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ایک کو انکار ہے کہ مدعیان کو کوئی حق نماز خوانی کا نہیں ہے۔ درخواست مدعا علیہم نے صیغہ فوجداری میں دیا تھا۔ اس میں یہ استدعا ہے کہ مدعیان کو ہدایت کیجائے کہ وہ رسی اپنی عدالت دیوانی سے چاہیں۔ عرضی دعویٰ مقدمہ نمبر ۲۸ و اپیل نمبر ۱۰۲ میں یہ بیان ہے کہ مدعیان کے ساتھ مزاحمت نماز پڑھنے میں مسجد بکسریہ ٹولہ میں ہوئی اور وہ نوٹس جسکا مفہوم عرضی دعویٰ میں درج ہے اور جو مقبولہ فریق کا ہے حسب منشا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مدعیان پر تعمیل پایا۔ یہاں بھی سوائے عبد الکریم کے جملہ مدعا علیہم کو نماز خوانی سے مدعیان کے انکار ہے۔ ہمارے خیال میں لائق منصف کا یہ نتیجہ نکالنا کہ مدعیان کو کوئی وجہ نالش کسی مقدمہ میں پیدا نہیں ہوئی ہے۔ مبنی اوپر پوچ اور کوتاہ دلائل کے ہے۔ جیسا کہ مسٹر مانک صاحب نے بحث کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دونوں مقدمہ میں مدعیان کو وجوہات اور اسباب کافی اس بات کیلئے تھا کہ وہ لوگ عدالت دیوانی میں جائیں اور اس بات کی تجویز کرادیں کہ آیا اُن لوگوں کو اُن مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق ہے یا نہیں۔ ہم بہرکیف عبد الکریم کو مستثنا کرتے ہیں کہ جسکے خلاف میں مدعیان کو وجہ نالش نہیں ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اسوجہ سے مدعا علیہم کے شامل کر دیا ہے کہ چونکہ وہ مختار مدعا علیہم کا فوجداری میں ... تھے۔ علاوہ ...

وہ سب ایشو جسمیں اپیل بابت مقدمہ کی ہے مفصلہ ذیل ہے:-

ایشو نمبر ۱۔ آیا مساجد متنازعہ حنفیوں کی بنائی ہوئی ہیں یا نہیں۔ اور صرف حنفیوں کیواسطے بنائی گئی ہیں یا نہیں۔ ایشو نمبر ۲ آیا مدعیان سنی مسلمان ہیں یا نہیں۔ یہ بھی غیر ہیں تو اُس فرقہ کے ہیں یا نہیں جسکو مدعا علیہم ہیں۔ ایشو نمبر ۳۔ آیا مدعیان کے طریقہ نماز پڑھنے کا مساجد متنازعہ میں ہے یا نہیں۔ ایشو نمبر ۱۰۔ آیا طریقہ نماز مدعیان کا ایسا ہے یا نہیں کہ جس سے مدعا علیہم کو تکلیف و خلل نماز پڑھنے میں ہوتا ہے یا نہیں اگر ایسا ہے تو آیا مدعیان مستحق نماز پڑھنے کے مساجد متنازعہ میں ہیں یا نہیں۔ بشبیہ تیری سمجھ میں یہ سب ایشو صاف ہے اور ان سب ایشو کے تجویز میں ہم معمولی طور اور اختیار کرینگے۔ یعنی پہلے واقعات کو کہینگے بعد اسکے نظیرت۔

ریلیت ایشو نمبر ۱ کے میری یہ رائے ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں مسجدیں بنائی حنفیوں کی ہیں اور حنفیوں کے مصرف میں بھی رہی ہیں اور مطابق عام ... حنفیوں کے مصرف میں رہیں۔ در بارہ مسجد بکسریہ ٹولہ کے منصف صاحب نے شہادت کا اعتبار کیا ہے اور یہ بیان گواہوں کا ہے کہ وقت وقف کرنے مسجد مذکورہ کے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ مسجد صرف حنفیوں کیواسطے مخصوص ہے۔ محمد پور شاہ گنج کی مسجد کے بارہ میں منصف کی یہ رائے ہے کہ کوئی اعلان اس قسم کے واسطے حنفیوں کے نہیں کیا گیا۔ لیکن مسجد مذکور صرف حنفیوں کے مصرف میں رہی۔ مطابق اُس رائے کے جو میرے دربارہ شہادت کے ہے صرف اسی قدر دکھلانا کافی نہیں کہ دونوں مسجدیں صرف حنفیوں کے مصرف کیواسطے وقف کیگئی ہیں عدالت میں یہ بات کوئی ایسی بھاری نہیں ہے کہ چونکہ حکام ہائیکورٹ کی رائے کے اندر داخل ہو۔ ایک فل بنچ الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ (جلد ۱۲ الہ آباد صفحہ ۴۹۴) یہ ہے۔ جو مسجد راہ خدا میں وقف کیگئی وہ واسطے کل مسلمانوں کے ہے اور قانوناً کسی خاص فرقہ کے استعمال کے لئے نہیں مخصوص ہو سکتی۔ یہ ہی رائے پریوی کونسل کی بھی بمقدمہ فضل کریم ...

ا؎ لاہور کے اہل قرآنوں کو بھی اپنی مسجد کے وقف نامہ میں یہی خبط سوجھا ہے کہتے ہیں کہ اہل قرآن (منکرین حدیث) کے دوسرے کسی فرقہ کو نماز پڑھنے کا حق نہ ہوگا۔ جو کہ بندش منشاء خداوندی کے خلاف تھی اس لئے بمطابق القانون حکام مجازی سے بھی یہ فیصلہ کرایا کہ مساجد میں خواہ وہ کسی فرقہ کی بنائی ہوں ہر ایک مسلمان نماز پڑھ سکتا ہو۔ کتنے ... میں بھی ہے کہ اگر کوئی بانی اپنی مسجد کو اپنے ہی فرقہ کے لئے مخصوص کرے تو نہ ہوگی کہ لوگ اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خصوصاً ایسے مسلمان جو مساجد کو مخصوص کرنے کی خواہش ... نہیں دیکھتے کہ سب فرقوں کو کھلا ہی کہ من دخلہ کان آمنا۔ اے خدا تو مسلمانوں کو سمجھ ...

ب؎ یہ تمام فیصلہ ایک بار چھپ گیا ہے۔ یہ ہے سو ... قیمت ... منیجر اہلحدیث ...

فرحت افزا ...
اگر آپ کو عطر ...
قدیم کارخانہ ...
روح ...

ahmadimuslim.de

بنام مولا بخش (جلد ۱۸ کلکتہ صفحہ ۹۵۱) ہے لیکن [illegible] رائے ظاہر ہو گئی تھی ایک ایسے مقدمہ میں جسمیں کل فریق سُنّی تھے یا سُنّی ہونیکا دعویٰ رکھتے تھے حقیقت یہ حائل اس جگہ پر ہے جہاں مختلف فرقے سُنّی کے ہوں [illegible] پریوی کونسل نے کوئی رائے دربارہ اوّل قول فل بنچ کے نہیں ظاہر کیا۔ چونکہ واقعات مقدمہ کے ایسے تھے کہ جسمیں اسکی ضرورت نہ ہوئی۔ لیکن اس نظیر پر عمل [illegible] ہائیکورٹ کلکتہ نے مقدمہ آدم شیخ بنام عیسیٰ شیخ (جلد ۱ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۸) [illegible] ہے۔ وہ مقدمہ بھی درمیان حنفیوں کے تھا۔ فیصلہ مذکور میں رائے ذیل ہے: "[illegible] اسلام میں وہ مکان جو عبادت خدا کیواسطے مخصوص کیا گیا ہے کسی [illegible] فرقہ کی ملک نہیں ہے ہر مسلمان چاہے کسی فرقہ کا ہو ایک حق [illegible] ثابت کا۔ [illegible] نماز اپنے طریقہ کے مطابق اس مسجد میں پڑھے بشرطیکہ قصداً مخل [illegible] نہ دے کسی جماعت کو۔ [illegible] مسجد میں نماز پڑھنے کا طریقہ عبادت کے اختلاف [illegible] حق جو کہ ہر مسلمان کو حاصل ہو زائل نہیں [illegible] بات صحیح ہے کہ نہ الہ آباد والے مقدمہ اور نہ کلکتہ کے مقدمہ میں یہ بات تجویز پائی تھی کہ مسجد وقت وقف کرنے کے بذریعہ کسی وثیقہ کے یا زبانی کسی خاص فرقہ کے استعمال کے لیے وقف کی گئی تھی اس لیے کوئی تجویز اس بارہ میں نہ ہوئی۔ لیکن یہ امر صاف ہے کہ بہت زور آور شہادت کی مسلمانوں کی کتابوں سے ضرورت ہوگی۔ اس رائے سے اختلاف کرنے کے لیے جو عام طور پر اور بہت زوروں کے ساتھ مختلف ہائیکورٹ کے حکاموں نے ظاہر کیا ہے۔ کوئی کوشش اس شہادت کے پیش کرنے کی اس مقدمہ میں نہیں کی گئی۔ شافعی مذہب کا قانون ولسن صاحب کی شرح محمدی صفحہ ۲۳ سے دکھلایا گیا ہے۔ لیکن اس مقدمہ کے کوئی فریق کو دعوے شافعی ہونے کا نہیں ہے۔ اسلئے اس فرقہ کا قانون اسمیں مؤثر نہیں ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر [illegible] ایک مسجد خاص کر حنفیوں کیواسطے بنائی بھی گئی ہو تاہم اس سے مدعا علیہم کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ان سب فیصلجات کے ایک اور فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ کا بمقدمہ اپیل نمبر ۹۵۴ بابت ۱۹۰۶ء شیخ فرزند وغیرہ بنام شیخ محمد اسمٰعیل وغیرہ اس بارہ میں ہے۔ یہ فیصلہ چھپا نہیں لیکن اس مضمون کا ہے جیسا کہ چھپا ہوا فیصلہ ہے۔ یہ امر لکھنا ضرور ہے کہ وہ قابل جج کہ جنکی رائے اس مسئلہ قانون میں الہ آباد ہائیکورٹ میں لی گئی وہ مسٹر جسٹس محمود نہایت مشہور شرع محمدی کے متقن تھے۔ اور ہمنے کوئی اختلاف مسٹر امیر علی کی تحریر میں اس رائے میں نہیں پایا۔

دربارہ ایشو نمبر ۷ کے میری رائے ہے کہ مدعیان ہر دو مقدمہ کے بیشک سُنّی ہیں جیسا کہ مجھے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور یہ لفظ دوسرا مرادف عامل بالحدیث ہے اور یہ الفاظ سابق کے مقدمات میں جو عدالت میں آئے ہیں ان کی شان میں مستعمل کئے گئے ہیں لیکن انکے دشمنان انکو وہابی کہتے ہیں تاکہ لوگوں کو انکی طرف سے تعصب پیدا ہو۔ اور وہ تعصب حقیقتاً پیدا ہوا ہے۔ مذہبی نہیں ہے۔ اگرچہ اسلام میں مذہب و سیاست ایسا دونوں ملا ہوا ہے کہ دونوں میں فرق کرنا ممکن نہیں ہے۔ پڑھنے سے ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بعض متعصب وہابیوں نے مذہبی اور تمدنی آزادی کو توڑ دیا۔ لیکن غیر متعصب اور سیدھے وہابیوں نے اپنے کو صرف مذہب کے دائرہ میں رکھا اور صرف اس بات کی کوشش کی کہ ان کے مذہب کی درستگی ہو۔ مدعیان اس حد تک جو بیان کیا گیا ہے مدعیان اگر وہابی ہیں تو مستحق ادائے فرض مذہبی اپنے مطابق شرع محمدی کے ہیں۔ کل نظائر کا اتفاق اس امر میں ہے کہ مطابق شرع محمدی کے وہابی لوگ فرقہ سُنّی میں داخل ہیں اگرچہ وہ لوگ بعض امور عقاید و طریقہ میں بعض سُنّیوں سے فرق کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہنٹر نے ان لوگوں کے بارہ میں یہ کہا ہے کہ یہ لوگ تو یا فرقہ سُنّی ہیں لیکن مدعیان کو وہابی ہونے سے انکار ہے۔ اس انکار سے ان لوگوں کے یہ مان لینا چاہئے کہ یہ لوگ ان خراب اور ناشائستہ مسئلوں کو جو مسائل وہابیوں کے مشہور ہیں نہیں مانتے ہیں۔ مدعیان بیشک فرقہ حنفی سے جدا ہیں لیکن وہ لوگ سُنّی مذہب میں جیسا کہ سابق کے مقدمات میں ظاہر ہوا ہے کہ درمیان میں فرقہ اہلحدیث و فرقہ حنفی کے وہ بہانی فرق طریقہ نماز میں ہے۔ نماز پڑھنے میں حنفی لوگ آمین آہستہ کہتے ہیں اور اہلحدیث زور سے کہتے ہیں۔ اہلحدیث ہاتھ اٹھاتے ہیں (رفع یدین کرتے ہیں) اور حنفی ہاتھ نہیں اٹھاتے [illegible] مسٹر [illegible] اپنی کتاب میں [illegible] مقدمہ (جلد ۷ الہ آباد) و (جلد ۱۲ الہ آباد) و (جلد ۱۳ الہ آباد) و (جلد ۱۸ کلکتہ) [illegible] فرقہ اہلحدیث کے بدل خلاصہ کیا ہے کہ ان سب مقدمات میں نئی بات کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے کو عامل بالحدیث کہتے ہیں اور جنکو ان کے دشمنان وہابی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ لوگ سُنّی مسلمان ہیں۔ اور ان دو امور کے [illegible] مقدمہ میں [illegible] قول شافعی کا [illegible] قانون [illegible] (صفحہ ۳۹) ہم اس بات کو نوٹ کرتے ہیں کہ بمقدمہ بنام [illegible] نئی بات کرنے والے لوگ غیر مقلد ہیں [illegible]

دربارہ ایشو نمبر ۸ و نمبر ۹ [illegible] ظاہر ہے کہ مطابق ان نظائر اور قانون مسئلہ جیسا کہ ہمنے پہلے کہا ہے مدعیان سُنّی ہیں اور انکو استحقاق نماز پڑھنے

کا مساجد متنازعہ میں اس شرط سے ہے کہ وہ لوگ اس حق کو اپنی نیک نیتی سے واسطے عبادت کے عمل میں لاویں۔ عام قانون ملک نے جو شرط اس حق پر عائد کیا ہے اسکو صاحب جج راج صاحب نے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ حسب ذیل بیان کیا ہے۔

قول راج صاحب:- یہ امر صاف طور سے معلوم ہونا چاہئے کہ کوئی شک اس میں نہیں ہے کہ اگر کوئی مسلمان نیک نیتی سے واسطے عبادت کرنے کے نہیں۔ بلکہ بدنیتی سے واسطے خلل ڈالنے کے مسجد میں جاوے اور خلل ڈالے اور نقص امن پیدا کرے تو بیشک ماخوذ قانون فوجداری ملک کا ہوگا۔ جبکہ یہ امر ایک مسلمان کے لئے صحیح ہے تو ضرور ہے کہ اگر ایک جماعت کی واسطے خلل ڈالنے کسی کے نماز میں مشورہ کریں اور کوئی ایسا فعل ظاہر کریں کہ جس سے خلل پیدا ہو تو بیشک وہ لوگ قانون فوجداری کے ماخوذ ہونگے۔ ایسی غرض و نیت فتنہ کی ایک جماعت کے ساتھ ثابت کرنا آسان ہوگا۔ بہ نسبت ایک شخص کے ساتھ ثابت کرنے میں۔

ایشو نمبر ۱ حسب ذیل ہے۔ آیا حنفی و وہابی شیعہ کے مختلف مساجد واسطے نماز پڑھنے کے شہر پٹنہ میں ہے یا نہیں۔ اور آیا کوئی ایسا رسم و رواج یہاں ہے یا نہیں کہ جسکے مطابق ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ والے کی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تجویز کہ ہر فرقہ کے مسلمان کی مسجد اس پٹنہ میں موجود ہے قابل پسند ہو۔ ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ عام طور پر ایک فرقہ کا آدمی اپنے فرقہ کی مسجد میں جاتا ہے دوسرے فرقہ کی مسجد میں نہیں جاتا ہے یہ امر فطرتاً قابل قیاس ہے۔ لائق منصف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اور آگے بڑھ گئے۔ انکی تجویز ہے کہ اگرچہ مدعا علیہم نے رواج مندرجہ بیان تحریری میں یعنی کہ ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہے ثابت نہیں کیا لیکن باوجود اسکے یہ مدعا علیہم نے محدود رواج ثابت کیا ہے کہ ایک فرقہ کا آدمی دوسرے فرقہ کی جماعت کی نماز میں جو اس فرقہ کی مسجد میں ہو رہی ہو۔ نہیں شریک ہو سکتا ہے۔ وہ جا سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے اُس مسجد میں اور وقتوں میں جس وقت جماعت نہیں کھڑی ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اولاً شہادت اس بارہ میں جیسی کہ چاہئے نہیں گذری ہے اور ثانیاً رواج مذکور خلاف حکم شرع محمدی کے ہے جیسا کہ قانون مذکور ظاہر مسئلہ بالا میں پایا جاتا ہے۔ اس ایشو کے دوسرے جز کا جواب نفی میں ہونا چاہئے (یعنی ایسا رواج [illegible]

ایشو نمبر ۲ حسب ذیل ہے [illegible] مدعیان کے خلاف پبلک پالیسی ہوگا یا نہیں (یعنی خلاف مصلحت سیاست [illegible]) یہ امر صاف ظاہر ہے اُن

ظاہر ہے کہ جسکا ذکر قبل ہو چکا ہے۔ وہ حق جسکا دعویٰ مدعیان کرتے ہیں اُسکے مستحق مدعیان از روئے شرع محمدی کے ہیں۔ یہ امر ہرگز خلاف پبلک پالیسی کے نہ ہوگا۔ کہ مدعیان کو ڈگری بہ استقرار نسبت اُس حق کے دیا جاوے۔ ہمنے کل ایشو کو تجویز کیا ہے۔ یہ [illegible] ہے کہ اس سے مسلمانوں میں اس شہر کے جو چل ہے کوئی عام رائے [illegible] مادہ میں بے موقع ہوگا اور ہمکو نہ اسکا علم ہے اور نہ اختیار لوگوں سے [illegible] ہے کہ میری رائے نصیحتانہ کا کوئی اثر ہو۔ لیکن ہم مرجان راج صاحب جج ہائیکورٹ الہ آباد کی رائے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ نقل کرسکتے اور یہ کہہ سکتے [illegible] استعمال کرنا حقوق کا نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے چاہئے۔ اور یہ بہتر اور [illegible] ہوگا کہ وہ لوگ جنکو طریقہ میں ہوا اپنی جداگانہ عبادت گاہ رکھیں [illegible] مدعیان ہیں۔ لیکن ہر ایک فریق کو اس مقدمہ کے [illegible] پوشیدہ وہ انکے سامنے بڑی عاقل اور بے جوش والے [illegible] کہ اپنے کو بہت حقیر اور غیر متعصب بنا دیں۔ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنسے اور اُن سے طریقہ میں کچھ فرق ہو

یہ حکم دیا جاتا ہے

کہ ڈگری عدالت ماتحت کی مسترد کی گئی۔ سوائے اُس قدر جزو ڈگری کے جسکو عبدالکریم سے تعلق ہے۔ بمقابلہ عبدالکریم دونوں اپیل ڈسمس کی گئی اور بہ شمول ہر مقدمہ کے عبدالکریم کو خرچہ دیجئے۔ بہ نسبت دیگر مدعا علیہم ہر مقدمہ کے ڈگری کل دادرسی کی جو مدعیان نے اپنی عرضی دعویٰ میں چاہا ہے تمام کیجاوے۔ ہر ڈگری میں یہ بات اعلان کیجاویگی کہ مدعیان استعمال میں اپنے حقوق کے پابند عام قانون ملک کے ہیں۔ کل مدعا علیہم ہر مقدمہ کے سوائے عبدالکریم کے خرچہ عدالت ماتحت و عدالت اپیل کے مدعیان کو بحساب فیصدی چھ روپیہ سیکڑا سالانہ ادا کرینگے فقط

اڈیٹر اہلحدیث سے ایک ضروری سوال

غزنوی جنگ کے فتوے تو رہے ایک طرف میں صرف ایک بات پوچھتا ہوں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپکی نسبت کہتے ہیں کہ آپ احادیث صحیحہ مرفوعہ کو مفسر قرآن نہیں مانتے۔ کیا یہ سچ ہے؟

راقم آپکا دوست اور اہلحدیث کا خریدار

جواب:- میں نے کبھی کسی حدیث سے انکار کیا نہ تفسیر نبوی کا سے۔

میں ہمیشہ سے اسی اصول پر ہوں کہ احادیث نبویہ کو علم اور مفسرہ قرآن کو خصوصاً اہلحدیث کے طریق پر مانتا ہوں۔ جو شخص احادیث نبویہ کو محدثین کے طرز پر نہ مانے میں انکو اس باب میں گمراہ اور غلطی پر جانتا ہوں۔ یہی الفاظ میں نے جناب مولوی صاحب ممدوح کی خدمت میں خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال کے مکان پر عرض کئے تھے تو صاحب موصوف نے فرمایا مقلدین کو جہنم میں ڈالو۔ ہم نہیں جانتے وہ کون ... ہیں؟ جس کے جواب میں میں نے کہا تھا معاف کیجئے میں تو اونہی کا ساتھ دونگا۔ آپکا نہیں۔ مختصر یہ کہ میں محدثین کی روش پر ہوں۔ ایسی ہی ایک تحریر جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری کو بھی دی تھی جو انہوں نے بذریعہ اشتہار شائع کر دی تھی۔ ابو الوفاء

مرزا صاحب کے فیصلہ

ہونے کے متعلق گذشتہ پرچہ میں ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ اس کے متعلق ایک راز افشا کرنا باقی ہے مگر قادیانی اخبار بدر کا مضمون دیکھکر ہم لکھینگے۔ ناظرین ذرہ صبر کریں۔

مرزا صاحب قادیانی اور اخبار وطن لاہور

چند دنوں سے مرزا صاحب کیطرف سے اخبار وطن کے معزز اڈیٹر کے ساتھ خط وکتابت ہو رہی تھی کہ رسالہ ریویو جو مرزا صاحب کے ہاں سے اردو اور انگریزی میں ماہواری نکلتا ہے اسکو یورپ۔ امریکہ اور جاپان میں بکثرت مفت بھیجا جایا کرے۔ اڈیٹر وطن نے کہا تھا کہ اگر اس میں مرزائیت کا ذکر نہ ہوا کرے بلکہ صرف اسلام ہی کے مسائل اور تبلیغ ہو تو ہم اسکی اشاعت میں کوشش کریں گے۔ مرزا صاحب کیطرف سے بعد کسی قدر حیص وبیص کے یہ منظور ہوا کہ ہم اپنے خیالات الگ ضمیمہ میں چھاپا کریں گے۔ اور رسالہ بالکل اسلامی مسائل پر ہوگا۔ اسپر اڈیٹر وطن نے راضی ہو کر رسالہ کی خریداری اور اشاعت کے متعلق بڑے زور سے سفارش کی ہے مگر ہمارے خیال میں اڈیٹر موصوف نے جلدی سے کام لیا۔ گو ہم تو رسالہ کے مضامین کو بھی سرسید کی کاسہ لیسی جانتے ہیں۔ مگر یہاں پالیسی کے مضامین سے بحث نہیں البتہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ معزز اڈیٹر وطن باوجود تجربہ کار اور معاملہ فہم ہونے کے مرزائی داؤ میں کس طرح آ گیا۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر بعد اشاعت کثیرہ مرزا صاحب نے اپنا یہ وعدہ توڑ دیا اور اس عہد شکنی کے لئے یہ بہانہ بنا لیا کہ مجھے ایسا ہی الہام ہوا ہے۔ کیا آپکو یاد نہیں کہ جب ان ذات شریف نے عبد اللہ آتھم کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ میں مر جائیگا لیکن جب نہ مرا تو یہ الہام گھڑ لیا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ دلمیں ڈر گیا۔ اس موقع پر اگر مسلمانوں نے ان حضرت کو الگ نہ کیا ہوتا تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہی ندامت حاصل ہوتی جو بقول محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مرزا کیساتھ ہوئی۔ ان بعد کس آن بان اور زور وشور سے رسالہ اعجاز احمدی میں خاکسار کو دعوت دی کہ قادیان میں آ کر میرے ساتھ تحقیق کر لو اور ساتھ ہی اسکو پیشگوئی بھی جڑ دی کہ تو کبھی نہیں آئیگا۔ مگر جب خاکسار بلا مجھے درمان کیطرح ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان دار الزیان پر حملہ آور ہوا تو جھٹ سے ذات شریف نے کہدیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہ کرونگا اور کس دلیری اور جرأت سے اپنے رسالہ انجام آتھم کا حوالہ دیا حالانکہ اس میں خدا کے ساتھ کوئی بھی وعدہ نہیں۔ اگر کوئی مرزائی دکھا دے تو مبلغ سو روپیہ انعام لے بغرض اسی قسم کے بہت سے الہام ان حضرت کے تمام ملاحظہ دیکھے گئے ہیں کہ بقول

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

آپکے وعدے بقول ناررس توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں۔ اس بات کی بھی کوئی ضمانت ہے کہ جو ضمیمہ الگ چھاپینگے وہ بھی رسالہ کے ساتھ ساتھ یورپ کو بھیجا جائیگا آخر اس ضمیمہ کو رسالہ ماہواری سے اتنا تعلق تو ہوگا کہ اس پر ضمیمہ لکھا ہوگا۔ نہ اس بات کی ضمانت ہو سکتی ہے کہ مرزا صاحب کا کوئی مضمون اس میں درج ہو اور اس عنوان سے ہو کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود کا ہے۔ غرض یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ مرزائیت کا اسمیں کسی پیرایہ میں ذکر یا تبلیغ نہ ہو۔

علاوہ اس کے اگر صرف اسلام ہی کے مسائل پر بحث ہوگی تو اسلام بھی تو وہی بتلا دینگے جسکا نمونہ وہ خود بنتے ہیں چنانچہ اس امت کے حکیم دجود اصل مرض ناقابل علاج ہیں، آریوں کے جواب میں لکھتے ہیں وہ اڈیٹر صاحب اور دیگر ناظرین کے لئے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہے:-

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پڑھا ... ان اعتراضوں کی اصل ہو معجزات اور خوارق کا انکار ... ایک مدعی ان تمام ہزار ہا

سلہ یہاں کے الفاظ ایسے سخت ہیں کہ میں نقل کرنا بھی گناہ جانتا ہوں۔ (اڈیٹر)

+ آپکا خلاصہ اس مضمون کا رسالہ الہامات مرزا میں درج ہے۔ منہ

ahmadimuslim.de

معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا لیا۔ اسوقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیا علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جسکا یہ دعویٰ ہے کہ اسے وہ **تمام طاقتیں** کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے؟"

(رسالہ نورالدین صفحہ ۱۲۰)

کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو مرزا داری

(منادی)

فرمائیے! کیا اسی اسلام کی اشاعت آپ کرانا چاہتے ہیں اور اسی اسلام کی اشاعت پر اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں؟ جسکا نمونہ بلکہ کل انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ قادیان میں ذات شریف ہیں۔

اڈیٹر صاحب! معاف رکھیے گا۔ اگر آپنے اس رائے کو نہ بدلا تو اسلام کے اول نمبر رسان آپ ہونگے۔ آپ ایک ایسے مشن کی ترقی کے حامی ہونگے دگو بالالتزام نہ سہی باللزوم ہی سہی) جسکی بنیاد سراسر کذب۔ بہتان۔ افترا۔ دغا۔ فریب۔ جعلسازی۔ عیاری غرض تمام دنیا کی چالبازی پر مبنی ہے۔ آپ بہت جلد دیکھینگے کہ آپ کو خود اس رائے سے رجوع کرنا پڑیگا۔ امید ہے کہ پیسہ اخبار۔ کرزن گزٹ۔ وکیل۔ مشعل ہند۔ روزگار۔ سراج الاخبار۔ عصر جدید۔ البشیر۔ سول ملٹری نیوز وغیرہ وغیرہ معزز اسلامی اخبار اس اہم قومی معاملہ کو یونہی نہیں چھوڑینگے۔

مولوی صاحب کی ناسازی طبع اور [illegible] کے [illegible] موت ہونے کی وجہ سے فتوے نہیں لکھے گئے۔ دکا[illegible]

تقریظات

سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ اس رسالہ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ تمام کلمہ گوؤں کا نام مسلمان ہے۔ اس کے سوا باقی نام حنفی۔ شافعی۔ شیعہ اور اہلحدیث وغیرہ [illegible] خلاف ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مصنف کی کوشش قابل قدر ہے۔ خدا کوئی دن [illegible] کانوں پر لائے کہ یہ تفرقہ جو ان ناموں کیوجہ سے پیدا ہو رہی ہے اٹھ جائے۔ ہم [illegible] کہتے ہیں کہ اہلحدیث نام بھی مسلمان نام جیسا منجانب اللہ نہیں لیکن دوسرے ناموں سے [illegible] اس میں کسی قدر فرق ہے کہ دوسرے نام امتیوں کیطرف منسوب ہیں اور یہ نام پیغمبر علیہ السلام کیطرف۔ تاہم خدا مصنف کی کوشش مشکور کرے ممکن ہو کسی وقت اثر [illegible] کرے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے قیمت ۲ر

پتہ :- مولوی حشمت [illegible] [illegible] چیلی قبر۔

البسملۃ اس رسالہ میں ایک شیعہ عالم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر سورۃ کے اول بسم اللہ جہر سے پڑھنا چاہئے قیمت ۱ر پتہ:۔ دفتر اصلاح کجھوہ ضلع سارن۔

المقالۃ المرضیہ اس رسالہ میں اس مسئلہ پر بحث کیگئی ہے کہ ایک گھر کی طرف سے ایک بچہ قربانی کافی ہے زبان فارسی قابل دید ہے۔ صادق پریس پٹنہ میں چھپا ہے۔

تردید شرائط الہام دیانندی اس رسالہ میں ان شرائط کی تردید کیگئی ہے جو آریہ لوگ الہام کیلئے لگایا کرتے ہیں لکھائی چھپائی گو اچھی نہیں تاہم پڑھی جاتی ہے قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً ۱ر ہوگی پتہ قاضی فضل الدین صاحب مقام مراڑہ ضلع گوجرانوالہ

مصادر رشتہ اس کتاب میں لائق مصنف نے چھ زبانوں دعربی۔ فارسی۔ ترکی۔ انگریزی۔ پشتو اور اردو) کے مصادر باہم معنے جمع کئے ہیں کتاب بے نظیر ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ قیمت ۳ر پتہ مولوی نذیر الدین احمد۔ بنارس۔ دارانگر

خلاصہ بید اس رسالہ میں وید کے مضامین پر بالاختصار نظر کیگئی ہے مصنف اسکا نیم ملکہ پون مرزائی ہے مرزا قادیانی کو امام الزمان لکھتا ہے مگر مرزائی اپنے اخبار میں اسکو منافق کہتے ہیں اسلئے ہم بھی مصنف کو مشورہ دیتے ہیں کہ ؎

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔ قیمت ۴ر پتہ صوفی عبدالرحمٰن مالیر کوٹلہ

اندر یہ ماہواری رسالہ مہاشہ دہرمپال دسابق عبدالغفور) نے جاری کیا ہے اور ہمارے پاس بغرض ریویو بھیجا ہے۔ پس رسالہ کے مضامین کی نسبت کیا کہنا مسلمان عموماً مہاشہ جی کے قلم سے واقف ہیں۔ ترک اسلام اور تہذیب الاسلام وغیرہ رسالے نمونہ کافی ہیں۔

انتخاب الاخبار

ندوۃ العلماء کے طلبا کا وفد (ڈیپوٹیشن) بانس بریلی۔ امروہہ۔ بدایوں۔ گورکھپور۔ اعظم گڈھ۔ غازیپور۔ علی گڈھ۔ گونڈا وغیرہ میں جائیگا عام مجالس میں ندوہ کی تعلیم کا نمونہ اپنے آپ کو پیش کریگا۔ مگر افسوس کہ پنجاب کو کیوں [illegible] گیا۔

کرشن قادیانی کا ایک مرید جان محمد امرتسر میں ۱۲ فروری [illegible] طاعون سے مرگیا (افسوس!)

مدرسۃ القرآن شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ فروری کو ہوگا انشاءاللہ

قبول اسلام۔ بروز دوشنبہ عید اضحی کے دن عیدگاہ [illegible] ایک شخص جسکا نام پہلے کرم چند تھا اور باشندہ چکوال ضلع جہلم کا ہے جو پہلے آریہ اپدیشک بھی رہچکا ہے۔ مجمع عام میں مشرف باسلام [illegible] عبدالرحمن رکھا گیا۔

(نامہ نگار)

(یہ شخص اگر رنگ گورا۔ قد متوسط۔ رخسارے ابھرے ہوئے ہیں تو بڑا شکاری ہے کئی دفعہ مسلمان ہوکر مسلمانوں کو فریب دیچکا ہے اس سے پرہیز رہے)

نیپال کی ترائی میں پرنس آف ویلز کے شکار کے لئے پورا انتظام کرلیا گیا۔ ان جنگلات میں کئی سال سے کوئی بندوق نہیں چلائی گئی۔ امید ہے کہ خوب شکار ہاتھ لگیگا۔

ترکی گورنمنٹ نے دو ہزار فوج ردیف اور پہاڑی توپخانہ کی دو باٹریاں بغاوت فرو کرنے کے لئے یمن اور روانہ کیں۔ (بغاوت فرو ہوچکی اب پھر بغاوت کی خبر پہنچی!)

روسی ڈوما (پارلیمنٹ) کے ممبروں کا انتخاب ۱۰ اپریل کو ہوگا۔ اور اس کا پہلا جلسہ ۲۸ اپریل کو منعقد ہوگا۔ (آخر زار روس نے بعد صد خرابی پارلیمنٹ کا اقرار کیا ؎ آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از حصول رسوائی)

امیر کابل نے غلہ اور نمک کی درآمد افغانستان پر محصول چنگی لینا موقوف کردیا اس سے رعایا افغانستان امیر صاحب کی بہت مشکور ہے۔

آتشزدگی رنگون میں ایک کارخانہ چاول جلگیا۔ ۷ لاکھ روپے کا نقصان ہوا

لارڈ منٹو نے ایک ہزار روپے مسلمانان مدراس کی تعلیم کی امداد میں دئے اور انجمن اسلام (مدراس) کو جاکر ملاحظہ کیا اور مسلمانوں کو نصیحت کی کہ تعلیم میں برابر آگے بڑھتے جاؤ یہی بہتر ہے۔ دیگر اقوام سے تعلیم میں پیچھے نہ رہو۔ ۱۴ ماہ حال کو لارڈ موصوف گورنری مدراس کے عہدہ سے سبکدوش ہوکر ولایت روانہ ہوگئے۔

حکومت عثمانیہ نے مقام "خداوندگار" میں ایک صنعتی مدرسہ بڑے پیمانہ پر قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ مدرسہ لڑکیوں کے لئے خاص ہوگا۔ اور انہیں کی کارآمد دستکاریاں اس میں سکھائی جائینگی۔ مدرسہ سے متعلق ایک نمائش کا کمرہ بھی رہیگا جسمیں وہاں کی بنی ہوئی چیزیں نمونہ اور فروخت کے لئے رکھی جائینگی۔ منتظم کمیٹی سامان تیار کرنے کے واسطے مقرر ہوگئی ہے اور امید ہے کہ آئندہ عید جلوس سلطانی کے موقعہ پر مدرسہ کا افتتاح بھی عمل میں آجائیگا۔

روسی مسلمان مہاجرین جوق درجوق حکومت عثمانیہ میں آکر پناہ گزین ہورہے ہیں اور سلطنت کی طرف سے انکو آرام پہونچانے اور مناسب جگہ دینے کی کوشش انتہا درجہ تک ہورہی ہے۔ صرف شہر قونیہ میں ۱۵۲۲ مہاجروں کو جگہ ملی ہے۔ سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ مہاجرین کی نوآباد دیہاتوں میں مسجدیں اور مدرسے بھی بجانب گورنمنٹ قائم کئے جائیں۔ یہ دیہات صوبہ "سیکدہ" میں بسائے جاتے ہیں۔ اور عثمانی ریلوں نے مہاجرین کو کرایہ وغیرہ کی بھی رعایتیں دی ہیں۔

مصر کے محکمہ بحری شفاخانہ کا جو قائم مقام جدہ کے بندرگاہ میں رہتا ہے اسنے حکومت مصر کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ امسال حاجیوں کی صحت بہت اچھی رہی ۲۰ جنوری تک ۷۵ ہزار حاجی جدہ کے بندرگاہ پر آچکے ہیں۔ اس میں ہر ایک ملک کے لوگ شامل ہیں۔

مصر کے چند باہمت لوگوں نے ایک کمپنی قائم کی ہے جسکا نام "شرکت سلطانیہ" رکھا ہے یہ لوگ عثمانی ممالک کی مصنوعات کا بیوپار اور بنکنگ وغیرہ کا بھی کام کرینگے۔

لرکانہ سندھ سے مولوی محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تعداد نو مسلمان ۱۷۲۷ کے قریب ہوچکی ہے۔

جاپانی جنگی تعلیم۔ یہ انتظام پایہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے کہ ہر سال چار انگریزی اور تین ہندوستانی افسر جاپان بھیجے جائیں۔ جہاں وہ جاپانی فوج کے ہمراہ رہکر پہلے سال جاپانی زبان سیکھیں گے۔ اور دوسرے سال اپنی فوجی خدمات کی اصلاح کیا کرینگے۔ (واہ رے جاپان!)

الہ آباد کا تار ہے کہ ۱۳ جنوری کے ریلوے تصادم میں دونوں انجن بیکار ہوگئے۔ ۱۴ مال گاڑیاں اور تین مسافر گاڑیاں درجہ سوم کی ٹوٹ گئیں۔ مسافر گاڑی کا یورپین ڈرائیور ہلاک ہوا۔

مکہ معظمہ کی تازہ ترین خبر سابق ہے کہ ابھی تک بفضلہ تعالیٰ حاج کی صحت اچھی ہے۔ حجاج ہندوستان و افغانستان کے بہت ہیں۔

گذشتہ ہفتہ میں جن گولیوں کے مفت دینے کا اشتہار دیا تھا وہ جاری ہیں جن صاحب نے منگائی ہوں بہت جلد منگالیں۔ بعد ہر بابت محصول ڈاک صرف [illegible] ٹکٹ بھیجیں۔ [illegible] کم ہونگی۔ حکیم محمد الدین مالک شفاخانہ محمدیہ امرتسر چوک فرید

تندرستی ہزار نعمت ہے

برقی سٹ

اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بار ہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ستے

بے نظیر مقوی منہی دوائی

یعنی موسیائی۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے چوٹ لگنے سے وذرسی کھا لینے سے درد فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ دوائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو ایک دفعہ آزمائیں اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک عہ

جوہر دافعہ آتشک

تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت ۱۲؍

سرمہ مقوی البصر

یہ سرمہ آنکھوں کی بہت سی امراض کو زائل کرتا اور بینائی کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت عہ

صغرسنی شادی

کے نقصانات سے واقفیت حاصل کر کے اسکی بیخ کنی اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو۔ قیمت ۵؍

ہدائیت

مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ ہر ایک مرض کی مجربہ دوائی ہمارے ہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر

خادم الدین [illegible] میڈیسن ایجنسی، کٹڑہ قلعہ۔ شہر امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

[illegible] کہ در مجلس [illegible] ہمارے کارخانہ نہایت عمدہ و ارزاں [illegible] ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

کلاہ سادہ ۱۲ سے ۱۸ تک	لنگی [illegible] سے عمہ تک فی عدد
” زرین عہ ” عمہ ”	” [illegible] ” عہ ” ”
پٹی مسیح عہ سے چہ تک فی جوڑہ	پٹی دیسی [illegible] ۱۲ سے ۱۴ تک فی جوڑہ
” بڑھیا [illegible] ” عہ	” پشمینہ ” ” عمہ ” ”
کمبل فوجی للعہ ” [illegible] تک	کمبل دیسی [illegible] عمہ ” فی عدد
چادر پشمینہ عسہ ” [illegible] تک فی جوڑہ	لوئی سفید [illegible]
کمبل [illegible] و پاجامہ اونی سے عمہ تک	جراب وو دستانہ [illegible]
” سوتی ۱۲ سے ۱۸ تک	” سوتی [illegible]
پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸ سے ۱۲ تک ۹ گز	فوجی زین خاکی ۱۲ گز سے چہ تک
صافہ لسری خاکی [illegible] سے [illegible] تک	صافہ لسری اودک [illegible] سے عمہ تک
رومال سوتی عہ سے [illegible] تک فی درجن	ازار بند سوتی ۸ سے ۴ [illegible] تک فی عدد
” ریشمی ۸ سے [illegible] تک فی عدد	” ریشمی ۱۲ ” ” [illegible] ” ”
دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک	تہان گبرون بار یک سوتا للعہ سے [illegible] تک
” فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے	جوڑہ سادہ ساخت [illegible]
چوتھی دو دہی [illegible] سے [illegible] تک	” زرین [illegible] ” عہ ” ”
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔	لنگیاں اونی و سوتی [illegible] سے [illegible] تک
	رنگین لوئی ۳ گز طول [illegible] گز عرض [illegible] تک

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل زین۔ جین۔ جھار سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری ویلس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

(نوٹ) سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ تمام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول اینڈ ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، آنریری مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا